چھٹا اجلاس — سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کارروائی اجلاس

منعقدہ چہارشنبہ، مورخہ ۱۸ جون ۱۹۸۶ء

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
۱	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔	۳
۲	وقفہ سوالات (نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات)	۴
۳	رخصت کی درخواستیں۔	۱۶
۴	بجٹ برائے سال ۸۷-۱۹۸۶ء پر عام بحث۔	۱۷

جلد ششم — شمارہ چہارم

بلوچستان صوبائی اسمبلی

۱۔ مسٹر اسپیکر	مسٹر محمد سرور خان کاکڑ
۲۔ مسٹر ڈپٹی اسپیکر	آغا عبدالظاہر

افسران اسمبلی

۱۔ سکریٹری	مسٹر اختر حسین خان
۲۔ ڈپٹی سکریٹری	سید احسن شاہ

معزز اراکین کی فہرست جنہوں نے آج کے اجلاس میں شرکت کی

۱۔ مسز فضیلہ عالیانی
۲۔ مس آغا پری گل (وزیر)
۳ مسٹر آبادان فریدون آبادان (مشیر)
۴ میر عبدالغفور بلوچ (پارلیمانی سیکرٹری)
۵۔ میر عبدالکریم نوشیروانی (" ")
۶ میر عبدالمجید بزنجو (" ")
۷۔ میر عبدالنبی جمالی (وزیر)
۸ آغا عبدالظاہر
۹ میر احمد خان زہری
۱۰ سردار احمد شاہ کھیتران (وزیر)
۱۱۔ مسٹر ارجن داس بگٹی
۱۲ مسٹر عصمت اللہ خان موسیٰ خیل
۱۳ سردار بہادر خان بنگلزئی (وزیر)
۱۴ مسٹر بشیر مسیح (پارلیمانی سیکرٹری)
۱۵۔ سردار چاکر خان ڈومکی
۱۶۔ سید داد کریم
۱۷ سردار دینار خان کرد
۱۸۔ حاجی عبد محمد نوتیزئی
۱۹۔ میر فتح علی عمرانی
۲۰ حاجی ظریف خان مندوخیل (پارلیمانی سیکرٹری)

۲۱۔ سردار نثار علی (پارلیمانی سیکرٹری)
۲۲۔ جام میر غلام قادر خان (وزیر اعلیٰ)
۲۳۔ ملک گل زمان خان کاسی (مشیر)
۲۴۔ میر ہمایوں خان مری (وزیر)
۲۵۔ مسٹر اقبال احمد کھوسہ
۲۶۔ سردار خیر محمد خان ترین
۲۷۔ میر محمد علی رند
۲۸۔ ڈاکٹر محمد حیدر بلوچ (وزیر)
۲۹۔ ارباب محمد نواز خان کاسی (")
۳۰۔ میر محمد نصیر مینگل (")
۳۱۔ حاجی محمد شاہ مردان زئی
۳۲۔ سردار محمد یعقوب خان ناصر (وزیر)
۳۳۔ ملک محمد یوسف پیر علیزئی (وزیر)
۳۴۔ میر نبی بخش خان کھوسہ
۳۵۔ مسٹر نصیر احمد خان باچا
۳۶۔ مسٹر ناصر علی بلوچ (پارلیمانی سیکرٹری)
۳۷۔ میر نور احمد خان مری (" ")
۳۸۔ میاں سیف اللہ خان پراچہ (وزیر)
۳۹۔ نواب تیمور شاہ جوگیزئی (")
۴۰۔ پرنس یحییٰ خان
۴۱۔ سردار نواب خان ترین

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا بجٹ اجلاس

اسمبلی کا اجلاس بروز چہارشنبہ مورخہ ۱۸ر جون ۱۹۸۶ء بوقت صبح دس بجے زیر صدارت مسٹر محمد سرور خان کاکڑ اسپیکر منعقد ہوا

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از قاری سید افتخار احمد کاظمی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ٥ وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ
عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ
وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ٥
اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ٥ (پ ۱۳ ع ۹) سورۃ الرعد ۱۵/۲۲)

(صدق اللہ العظیم)

ترجمہ:۔ تم صحیح سلامت رہو گے۔ بوجہ اس کے کہ تم دین حق پر مضبوط رہے۔ سو اس جہاں میں تمہارا انجام بہت اچھا ہے / اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے معاہدوں کو / ان کی پختگی کے بعد توڑتے ہیں / اور اللہ نے جن علاقوں کے قائم رکھنے کا حکم دیا ہے / ان کو قطع کرتے ہیں / اور دنیا میں فساد کرتے ہیں / ایسے لوگوں پر لعنت ہوگی / اور ان کے لئے اس جہاں میں خرابی ہوگی / اللہ جس کو چاہے

رزق دیتا ہے / اور (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگی کر دیتا ہے / اور یہ (کفار) لوگ دنیوی زندگی پر اتراتے ہیں / ، اور یہ دنیوی زندگی، آخرت کے مقابلے میں / بجز ایک متاع قلیل کے / اور کچھ بھی نہیں / (وما علینا الا البلاغ)

وقفہ سوالات

مسٹر اسپیکر:- اب وقفہ سوالات ہے۔ پہلا سوال مسٹر ارجن داس بگٹی کا ہے۔

۱۹۲۔ مسٹر ارجن داس بگٹی،

کیا وزیر تعمیرات و مواصلات یہ بتلائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ مالیات کی طرف سے جاری شدہ پروگرام بابت سال ۸۶-۱۹۸۵ کے مطابق ڈیرہ بگٹی سوئی روڈ کی پختہ تعمیر کیلئے ایک کروڑ روپیہ فراہم کیا گیا ہے

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ روڈ کی تعمیر کا کام تا حال شروع نہیں ہوا۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اس روڈ کی تعمیر کا کام شروع نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں۔ نیز رواں مالی سال کے دوران اس کام کے شروع ہونے کا کوئی امکان ہے۔

وزیر تعمیرات و مواصلات

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ ایک کروڑ روپیہ ترقیاتی پروگرام ۸۶-۱۹۸۵ء میں موجود ہے

(ب) ہاں یہ بھی درست ہے۔

(ج) اس روڈ کے سروے کا کام .N .L .C اور .F .W .O کو سونپا گیا ہے۔ جیسے ہی

یہ سروے پورا کریں گے اور P.C.1 بنائیں گے اس کے بعد P&D اس کو منظور کرے گا۔ اور اس کے بعد کام شروع کیا جائے گا۔ جو اس سال بہت مشکل ہے

مسٹر ارجن داس بگٹی:- (ضمنی سوال) جناب اسپیکر! جیسا کہ وزیر موصوف نے اپنے جواب میں فرمایا ہے کہ سال ۱۹۸۵ء ۸۶ کے لئے ایک کروڑ روپے اے ڈی پی میں موجود ہیں۔ تاکہ اس روڈ کی تکمیل کی جا سکے۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ اس کے لئے کل کتنی رقم رکھی گئی تھی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:- جناب والا! فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے ہمیں اس کے لئے سات کروڑ روپے ملے تھے مجھے کل اسٹیمیٹ کا تو ابھی علم نہیں بہر حال میں معلوم کر کے آپ کو بتا سکوں گا۔

مسٹر ارجن داس بگٹی:- میرے معزز وزیر موصوف کو معلوم ہونا چاہیئے تھا اس روڈ کا کام این ایل سی اور ایف ڈبلیو او کو سونپا گیا ہے انھوں نے کتنا سروے اب تک مکمل کیا ہے؟ کتنا باقی ہے اور اس میں مزید کتنا وقت لگے گا۔

وزیر تعمیرات و مواصلات:- اس سال سروے شروع کیا ہے مکمل ہونے بعد پی سی ون بنا کر پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کو پیش کریں گے۔

مسٹر ارجن داس بگٹی:- جناب والا! جز و ج کے سلسلے میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔ ہمارے وزیر صاحب یہ فرما رہے ہیں کہ اس سال یہ کام بہت مشکل ہے کیا وہ اس کی وجوہات بتا سکتے ہیں۔

وزیر تعمیرات و مواصلات:- اس کی کئی وجوہات ہیں جن میں سیاسی

اور مالی وجوہات شامل ہیں۔ اس کے علاوہ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے اس کی کچھ اپنی وجوہات ہیں جن کی وجہ سے مری بگٹی علاقے میں سڑکیں بنانے میں دقت ہے۔

مسٹر ارجن داس بگٹی:- جناب والا! شکریہ! میں یہ عرض کروں گا کہ عوام کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے اسے اولیت دی جائے تو ہم بہت مشکور ہونگے

میر نبی بخش کھوسہ:- (ضمنی سوال) جناب والا! خیردین روڈ مکمل نہیں ہو رہا ہے۔

مسٹر اسپیکر:- میر صاحب! اس کے لئے آپ فریش سوال کریں۔ اس سوال سے متعلق اگر کوئی ضمنی ہو تو آپ کر سکتے ہیں۔ اگلا سوال ۲۶۰ حاجی محمد شاہ مردان زئی صاحب پوچھیں۔

٭۲۶۰۔ حاجی محمد شاہ مرادانزئی:-

کیا وزیر تعمیرات و مواصلات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:-
ژوب روڈ کے لئے کتنی رقم منظور ہوئی ہے اور یہ روڈ کب تک مکمل ہوگا؟
نیز یہ بھی بتایا جائے کہ ۱۹۸۵ء میں یہ کام کیوں مکمل نہ ہوا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات

ژوب روڈ کا ایک وفاقی منصوبہ ہے۔ اس پر کام ۱۹۸۲ء سے شروع ہوا اور جتنے پیسے سال بہ سال وفاقی حکومت کی طرف سے ملتے ہیں۔ اس کے مطابق کام ہو رہا ہے۔ موجودہ سال میں ۱۶-۷۲۲ ملین روپے مختص کئے گئے ہیں اور پراجیکٹ پر کام جاری ہے۔

حاجی محمد شاہ مردانزئی:۔ (ضمنی سوال) جناب والا! ژوب روڈ ۲۱۵ میل لمبا ہے۔ کیا وزیر صاحب یہ بتا سکتے ہیں کہ یہ کام کہاں سے شروع ہوا ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات:۔ جناب والا! یہ کام میرے خیال میں ژوب سیکشن میں شروع ہوا ہے۔ یعنی ۴۰ کلومیٹر کے قریب۔

مسٹر اسپیکر:۔ ڈاکٹر حیدر بلوچ صاحب آپ کو اپنے جواب کے بارے میں پوری معلومات ہونا چاہئیں۔

*۲۲۵۔ میر نبی بخش خان کھوسہ۔

کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹھیکیداروں سے ٹینڈر طلب کرتے وقت یہ شرط عائد کی جاتی ہے۔ کہ بلڈنگ / روڈز میٹریل کی ترسیل کے لئے کوئی الگ معاوضہ ادا نہیں کیا جائے گا۔ جبکہ ایم ای ایس، اریگیشن، واپڈا، پاک پی ڈبلیو ڈی اور پاکستان ریلویز کے شیڈول میں میل کے زائد فاصلے سے جو میٹریل لایا جائے گا۔ اس پر کیرج ریٹ دیا جاتا ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو محکمہ اپنے شیڈول میں کیرج ریٹ دینے کی تجویز پر غور کرے گا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) جی ہاں۔ یہ درست ہے کہ ٹھیکیداروں سے ٹینڈر طلب کرتے وقت یہ شرط عائد کی جاتی ہے۔ کہ بلڈنگ / روڈز میٹریل کی ترسیل کے لیئے کوئی معاوضہ ادا نہیں کیا جائے گا۔ کیونکہ ٹھیکیداروں سے ٹینڈر ایم۔ ای۔ ایس شیڈول پر پریمیم کی بنیاد پر

وصول کئے جاتے ہیں۔ جو میٹریل کی دوری یا نزدیکی کی بنیاد پر زیادہ یا کم کوٹ (QUATE) کئے جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ٹھیکیدار کو خود بخود میٹریل کا کیرج مل جاتا ہے۔

(ب) چونکہ کیرج ریٹ الگ دینے کی ضرورت نہیں۔ اس لئے محکمہ شیڈول میں ایسا کوئی ریٹ دینے کے لئے غور نہیں کر رہا۔

۲۳۲۔ میر نبی بخش خان کھوسہ

کیا وزیر بلدیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اراکین اسمبلی کی طرف سے تجویز شدہ اسکیمات پر اب تک عملدرآمد نہیں کیا گیا۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اسکیموں پر ۵ فیصد سروس چارجز اور ۳ فیصد انکم ٹیکس کی کٹوتی کی جاتی ہے۔ جبکہ یہ اسکیم اپنے ٹھیکیداروں کی بجائے اراکین اسمبلی کی نگرانی میں مکمل کرائی جارہی ہے

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر بلدیات

(الف) جی نہیں۔

(ب) جی نہیں۔

مسٹر اسپیکر:۔ کھیتران صاحب آپ نے ایک مرتبہ جی نہیں کہا ہے۔ جبکہ دو مرتبہ لکھا ہوا ہے۔

وزیر بلدیات:۔ جی نہیں۔ (آپس میں باتیں)

میر نبی بخش خان کھوسہ:۔ جناب والا یہ جو پانچ فیصد سروس چارجز اور تین

فیصد انکم ٹیکس کی کٹوتی اسکیموں پر کی جاتی ہے۔ یہ اسکیمیں ہم عوام کے لئے مکمل کر دار ہے ہیں لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ سروسز چارجز اور انکم ٹیکس کٹوتی ختم کی جائے۔ یہ بات درست ہے کہ آپ ٹھیکیداروں سے یہ چیزیں وصول کریں۔

وزیر بلدیات:- جناب والا! میں اپنے معزز ممبر سے یہ دریافت کروں گا کہ وہ یہ پہلے جزو کے بارے میں فرما رہے ہیں یا دوسرے جزو کے بارے میں۔؟

مسٹر اسپیکر:- کھیتران صاحب! یہ ضمنی سوال اسی سوال سے متعلق ہے۔ جی ہاں یا جی نہیں سے کام نہیں چلے گا۔ آپ پورا جواب دیں۔ میر صاحب آپ تشریف رکھیں۔ وزیر موصوف پورا جواب دیں گے۔

وزیر بلدیات:- جناب والا! میر نبی بخش خان کھوسہ صاحب نے سوال کیا ہے۔ اس کا جواب نہیں میں آتا ہے۔ انھوں نے سوال کیا ہے کیا یہ درست ہے کہ اراکین اسمبلی کی طرف سے تجویز شدہ اسکیمات پر اب تک عملدر آمد نہیں کیا گیا میں نے جواب دیا جی نہیں۔ اگر ایسی بات نہیں ہے تو وہ ضمنی سوال کریں میں جواب دوں گا۔

مسٹر اسپیکر:- کھیتران صاحب وہ آپ سے ۵ فیصد سروس چارجز اور دو فیصد انکم ٹیکس کی کٹوتی کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔

وزیر بلدیات:- جناب والا! یہ سوال کا دوسرا جزو ہے آپ خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

مسٹر اسپیکر:- وزیر موصوف اور ممبر صاحب اسپیکر کو مخاطب کر کے

جواب دیں براہ راست مخاطب نہ ہوں (تالیاں) میر صاحب کا مقصد سروس چارجز اور انکم ٹیکس ختم کرنے سے ہے۔

وزیر بلدیات:- ان کا سوال جزو (ب) کا جواب یہ ہے کہ سروس چارجز پانی بجلی اور گیس کے ہوتے ہیں وہ ہم نے آج تک نہیں لئے۔ جناب والا ان کا جو سوال ہے میں اس کے مطابق ان کو جواب دوں گا یا پھر میں اپنی طرف سے کوئی جواب نہ دے سکتا۔

مسٹر اسپیکر:- میر نبی بخش کھوسہ صاحب یہ ٹھیک ہے جو چارجز آپ سے لئے جا رہے ہیں وہ ڈیپارٹمنٹل چارجز ہیں۔ ان کو کنٹینجنسی کہتے ہیں یہ ہر ایک سے کاٹے جاتے ہیں۔ میرے خیال میں اب یہ سلسلہ ختم ہونا چاہیئے۔

میر نبی بخش خان کھوسہ:- اس سوال کا جواب واضح نہیں ہے میں نے تو سروس چارجز کے متعلق سوال کیا ہے۔

وزیر بلدیات:- ان کا جو سوال ہے اس کے مطابق میں جواب دوں گا۔ اس میں یہ سوال واضح نہیں ہے جو بھی وہ سوال کریں گے میں اس کا جواب دوں گا۔

مسٹر اسپیکر:- میر صاحب کی یہ خواہش ہے کہ آپ ان کو واضح جواب دیں جو پانچ فیصد چارجز ہیں ان کی تفصیل دی جائے یہ محکمانہ چارجز ہیں اور یہ اسٹیشنری اور متفرق خرچ میں آتے ہیں۔ اس کو (Contingencies) کہتے ہیں اور یہ ہر محکمے میں رکھے جاتے ہیں

میر نبی بخش خان کھوسہ:- جناب ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ نہ کاٹے جائیں۔

وزیر بلدیات:- جناب اسپیکر! ہم نے آج تک سروس چارجز نہیں کاٹے ہیں۔ اس کا جواب جی نہیں ہے اور کوئی وضاحت نہیں ہو سکتی ہے اور اگر ان کے پاس کوئی ضمنی سوال ہے تو وہ ان کو پوچھنا چاہیئے۔ معزز ممبر کو میں تسلی دینے کے لئے تیار ہوں یہ بات نہیں ہے کیونکہ میں ان کو جواب نہیں دے سکتا۔

مسٹر اسپیکر:- میرے خیال میں اب اس معاملہ کو ختم کر دینا چاہیئے اور اگر آپ چاہتے ہیں کہ مزید وضاحت ہو تو اس کے لئے آپ نیا سوال پیش کریں آپ اس کے متعلق بجٹ تقریر میں بات کر سکتے تھے۔ کہ پانچ فیصد سروس چارجز اور تین فیصد انکم ٹیکس کٹوتی نہ کی جائے۔

وزیر بلدیات:- کانٹیجنسیز کی کٹوتی تین فیصد ہے اور یہ پورے پاکستان میں کاٹا جاتا ہے۔ صرف بلوچستان کی بات نہیں ہے۔

۲۴۴۔ مسٹر نصیر احمد باچا۔

کیا وزیر بلدیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ بلوچستان نے اپنے حالیہ دورہ چمن کے دوران یہ اعلان فرمایا تھا کہ چمن شہر کی خوبصورتی و ترقی کے لئے چیئرمین بلدیہ چمن ایک جامع سکیم مرتب کریں اور بغرض منظوری ارسال کریں۔ نیز رقم کی فراہمی کا بھی وزیر اعلیٰ صاحب نے وعدہ فرمایا تھا۔

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت نے اس بارے میں کوئی احکامات جاری کئے ہیں۔ اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں۔

وزیر بلدیات- (الف) چیئرمین بلدیہ چمن نے ایک ترقیاتی منصوبہ بنا کر حکومت

کے پاس بھیجا ہے جس کی جانچ پڑتال کی جا رہی ہے ۔

مسٹر نصیر احمد باچا:۔ جناب والا ! وعدہ وزیر اعلیٰ صاحب نے کیا ہے اور جواب وزیر بلدیات صاحب دے رہے ہیں ۔

وزیر اعلیٰ:۔ میں اپنے معزز رکن کی تسلی کرا سکتا ہوں جو انہوں نے چمن کے متعلق سوال پوچھا ہے ۔ میں نے اپنے دورہ چمن میں ان سے ضرور ان کو کہا تھا ۔ میں جو وعدہ کرتا ہوں ۔ میں اس کو پورا بھی کرتا ہوں ۔ وہ وعدہ بھی کیا جو ایفا نہ ہوا (تالیاں)

میں نے اپنے دورہ چمن میں وہاں کے چیئرمین کی خدمت میں عرض کیا تھا ۔ اور چیئرمین صاحب کے پاس بھی کافی فنڈز موجود ہیں ۔ لیکن وہ چمن نظر نہیں آتا ہے اس کے باوجود میں نے ان کو کہا ہے کہ آپ ایک منصوبہ تیار کیجئے جو چمن کی خوبصورتی کے لئے ہو اور وہ آپ یہاں پر بھیجیں ۔ انشاءاللہ ہماری صوبائی حکومت اور آپ کی میونسپلٹی مل کر آپ کے چمن کو خوبصورت بنانے کے لئے اقدام کرے گی ۔

*۲۴۱ ۔ سردار میر حاکم خان ڈومکی

کیا وزیر حج و اوقاف ، زکوٰۃ و سماجی بہبود از راہِ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وفاقی وزارت حج کی طرف سے صوبہ بلوچستان کے حاجیوں کے لئے خصوصی کوٹہ دیا گیا تھا ۔؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی تعداد کیا تھی ۔ نیز ان نشستوں پر کن کن اشخاص کو چنا گیا ہے اور اس کا ضلع وار کوٹہ کیا ہے ۔ اس کی منظوری کس کی سفارش پر دی گئی ۔ تفصیلات سے آگاہ کریں ۔؟

وزیر حج و اوقاف:۔ یہ عنوان مرکزی حکومت کا ہے لہٰذا اس پر تبصرہ نہیں ہو سکتا ۔

سردار میر چاکر خان ڈومکی:۔ جناب والا! صوبہ بلوچستان سے حج کے لئے آدمی بھیجے جا رہے ہیں۔ محکمہ اوقاف یہاں موجود ہے ہم نے لسٹ مانگی ہے یہ صدقہ جاریہ اور کار خیر ہے۔ ان کو تفصیل سے جواب دینا چاہیئے تھا۔ ان کو واضح بتانا چاہیئے تھا کہ ہم نے کون کون سے حاجی بھیجے ہیں ایسی بات نہیں ہے۔ وہاں مرکزی حکومت کے پاس لسٹ مرتب نہیں ہوتی ہے لسٹ یہاں پر مرتب ہوتی ہے یہاں پر بھی یہ محکمہ ہے اس کو چھپانا نہیں چاہیئے۔

وزیر حج واوقاف:۔ میں اس کے متعلق عرض کروں کہ حج پر ہمارے معزز رکن بھی گئے ہونگے جب یہ درخواستیں وصول ہوتی ہیں۔ سنٹرل حکومت ان کی چھان بین کرتی ہے۔ اور قرعہ اندازی کرتی ہے۔

مسٹر اسپیکر:۔ یہ سوال جو پوچھا گیا ہے کچھ مبہم ہے اس کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالنی چاہیئے تھی۔

وزیر حج واوقاف:۔ میں نے عرض کیا کہ یہ محکمہ ہی مرکزی حکومت کا ہے اور حج سے متعلق سوال مرکزی حکومت کا بنتا ہے۔

مسٹر اسپیکر:۔ تاہم صوبائی حکومت جو سفارشات کرتی ہے اس کی لسٹ ہونی چاہیئے اور وہ آپ کو دینی چاہیئے تھی۔

سردار میر چاکر خان ڈومکی:۔ جناب والا! یہ صدقہ جاریہ ہے انہیں اس کی لسٹ انھیں تیار کر کے دینی چاہیئے اس کو چھپانا نہیں چاہیئے۔

مسٹر اسپیکر:- آئندہ اسمبلی میں کوئی نامکمل سوال نہیں آنا چاہیئے اور وزیر موصوف سے ہم کہیں گے کہ وہ آئندہ اس ہاؤس میں پورا جواب دیا کریں۔

وزیر اعلیٰ:- جناب اسپیکر صاحب! آپ نے جو ارشاد فرمایا ہے میں اس سے مکمل اتفاق کرتا ہوں کوئی ایسی بات نہیں کہ چھپی ہوئی ہو اور جو اس معزز ایوان میں چھپائی جا سکے تو میں سمجھتا ہوں اس ایوان کی بالادستی کو قائم کرنا ہماری حکومت کا اولین فرض ہوتا ہے۔ تو میں امید کرتا ہوں آئندہ اگر کوئی معزز رکن سوال پوچھتا ہے تو یہ اس کا استحقاق بنتا ہے کہ حکومت اس کو جواب دے اور اس کی تسلی کرائے اور میں وزیر متعلقہ صاحب سے کہوں گا کہ کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ لسٹ ایوان کے سامنے پیش کی جائے گی۔ اور ایسی بھی کوئی بات نہیں ہوئی ہے کوئی چوری نہیں ہوئی ہے کوئی ڈاکہ نہیں پڑا۔ اگر کسی فرد کو حج پر بھیجا گیا ہے۔ وہ بھی بلوچستانی ہوگا۔ میں سمجھتا ہوں وہ پاکستانی ہوگا اور ایوان سے ایسی کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔

میر نبی بخش خان کھوسہ:- وزیر حج و اوقاف نے کہا ہے کہ یہ سنٹر کا محکمہ ہے تو یہاں پر صوبائی وزیر ہیں دفتر ہے وہ کیوں ہے۔ اس صوبائی دفتر کو بھی معلوم ہونا چاہیئے کن کن حاجیوں کو بھیجا جا رہا ہے وہ ان کی لسٹ ہمیں مہیا کر دیں۔

مسٹر اسپیکر:- میر صاحب کو جام صاحب نے آپ کو تسلی دے دی ہے اور میں بھی اس سے متفق نہیں ہوں کہ اسمبلی میں سوال نامکمل اور غیر واضح بھیجا جائے۔ میں کہتا ہوں کہ آئندہ واضح جواب دیں اور ممبران کی تسلی کرائیں۔

وزیر حج و اوقاف:- جناب اسپیکر صاحب آپ کے توسط سے معزز رکن

سے کہنا چاہتا ہوں کہ اگر وہ مزید معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو نیا سوال کریں۔ ہم جواب دے دیں گے۔

مسٹر اسپیکر:- نئے سوال کا جواب صحیح اور واضح دینا چاہیئے اگر وزیر صاحب واضح سوال کا جواب نہیں دیتے ہیں۔ تو کیا فائدہ۔

مسز فضیلہ عالیانی:- جناب اسپیکر اس سلسلے میں کچھ عرض کرنا چاہتی ہوں ۲۳ر تاریخ تک اسمبلی کی کارروائی چلتی رہے گی۔ کیا یہ ممکن نہیں ہے جیسے کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی فرمایا ہے کہ وہ لسٹ مہیا کرسکتے ہیں تو جبکہ ۲۳ر تاریخ تک اسمبلی کی کارروائی جاری ہے۔ اس وقت تک کسی دن بھی یہ لسٹ ایوان کے سامنے پیش کی جاسکتی ہے جس سے ہم سب ممبران کی تسلی ہوسکتی ہے یہ بات صرف سردار جاکر خان کی نہیں بلکہ ایوان کی تسلی ہونا ضروری ہے

وزیر حج و اوقاف:- جیسا کہ میں نے کہا ہے ہمارے معزز رکن اس سے متعلق کوئی نیا سوال کریں۔ جواب مل جائے گا۔

وزیر اعلیٰ:- یہ لسٹ ایوان میں فراہم کردی جائے گی۔

مسٹر اسپیکر:- یہ لسٹ اسمبلی کے فلور پر رکھ دی جائے گی۔

۲۵۶ * مسٹر نصیر احمد باچا۔

کیا وزیر زکوٰۃ و حج از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چمن تحصیل ضلع پشین میں زکوٰۃ کمیٹی تو قائم کردی گئی ہے لیکن ابھی تک

ممبر زکوٰۃ کمیٹی کو مستحقین کی امداد کیلئے رقم فراہم نہیں کی گئی۔؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو یہ رقم کب تک فراہم کی جائے گی؟

وزیر حج زکوٰۃ واوقاف۔

یہ عنوان مرکزی حکومت کا ہے لہٰذا اس پر تبصرہ نہیں کیا جاسکتا۔

وزیر زکوٰۃ واوقاف:- میں معزز رکن کی اطلاع کے لئے واضح کرنا چاہتا ہوں کہ جتنی بھی کمیٹیاں بنتی ہیں وہ وفاقی حکومت کی منظوری کے بعد بنتی ہیں اور یہ کمیٹی چھ سال قبل بنی ہے صوبائی حکومت کو اس کے اختیارات حاصل نہیں ہیں۔

مسٹر اسپیکر:- وقفہ سوالات ختم ہوا۔ اب سکریٹری اسمبلی اعلانات پڑھ کر سنائیں گے۔

رخصت کی درخواست

مسٹر اختر حسین خان سکریٹری اسمبلی:- مسٹر سلیم اکبر خان بگٹی نے درخواست بھیجی ہے فرماتے ہیں:

آج بوجہ بیماری اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتا۔ اس لئے آج کی رخصت منظور کی جائے۔

مسٹر اسپیکر:- سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے

(رخصت منظور کی گئی)

بجٹ پر عام بحث

مسٹر اسپیکر:۔ اب بجٹ برائے سال ۱۹۸۶-۸۷ پر عام بحث شروع کی جاتی ہے آج کے پہلے مقرر سید داد کریم صاحب ہیں۔

(اس مرحلے پر جناب اسپیکر تشریف لے گئے اور آغا عبدالظاہر ڈپٹی اسپیکر صاحب نے کرسی صدارت سنبھالی)

سید داد کریم (بلوچی تقریر سے ترجمہ)

جناب اسپیکر صاحب، جام میر غلام قادر صاحب وزیر اعلیٰ بلوچستان، جناب وزراء صاحبان و معزز اراکین۔ السلام علیکم! اس معزز ایوان میں جو بجٹ برائے سال ۱۹۸۶-۸۷ پیش کیا گیا ہے۔ یہ صوبہ کا سب سے بڑا بجٹ ہے۔ اس کے لئے میں وزیر خزانہ ہمایوں مری صاحب اور ان کے عملہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں وزیر اعلیٰ صاحب کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں جن کی سربراہی میں اتنا بجٹ پیش ہوا۔ آپ نے صوبائی اسمبلی کے ہر ممبر کو جو اسی لاکھ روپے ترقیاتی کاموں کے لئے دیئے تھے۔ میں نے اپنے فنڈ میں سے واٹر سپلائی اسکیمات سید آباد۔ کنیرو ڈیم کلگ پسنی ڈیم۔ خشنگل روڈ اور بلڈوزر گھنٹہ کے لئے دیئے تھے۔ جناب یعقوب خان کے تعاون سے کنیرو ڈیم اور سید آباد واٹر اسکیم تقریباً مکمل ہونے والے ہیں۔ نیز بلڈوزر سے کرائے جانے والے کام بھی مکمل ہو گئے ہیں۔

کلگ پسنی روڈ کیلئے میں نے سولہ لاکھ روپے مختص کئے تھے۔ اس کے لئے ایکسین نے ٹینڈر بھی طلب کئے تھے مگر فنڈز مہیا نہ ہونے کی وجہ سے ٹینڈر کینسل کر دیئے گئے البتہ صرف چار لاکھ بیس ہزار روپے کٹنگ آف روڈ کے لئے منظور ہوئے اور محکمہ بی اینڈ آر خود کام کروا رہا ہے۔ مہربانی فرما کر باقی ماندہ رقم گیارہ لاکھ روپے بھیجنے کے

انتظامات کیے جائیں۔ تاکہ کام مکمل ہو سکے۔ اگلے مالی سال کے لیے وزیر اعلیٰ نے صوبائی اسمبلی کے ممبران کے لیے اسی لاکھ روپے دینے کا اعلان کیا ہے لیکن جناب والا! مکران کی پسماندگی کے پیش نظر یہ کم ہیں۔ کیونکہ مکران ڈویژن میں پانی، بجلی اور نہ ہی سڑکوں کی سہولت ہے۔ اور ساتھ ہی ہسپتالوں میں دوائیاں دستیاب نہیں ہیں۔ جناب والا ہمارے ہاں طلبار کی تعداد زیادہ ہے اس کے لیے مہربانی فرما کر پسنی میں ایک ڈگری کالج کھولنے کا بندوبست کیا جائے

آخر میں ایک مرتبہ پھر میں آپ سب کا اور کابینہ کے وزراء کا فرداً فرداً شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور ایک اچھا بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد دیتا ہوں۔ والسلام

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ مسٹر اقبال احمد کھوسہ

مسٹر اقبال احمد کھوسہ:۔ جناب اسپیکر! میں سب سے پہلے وزیر خزانہ جناب ہمایوں مری صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انھوں نے اس سال سب سے بڑا بجٹ پیش کیا۔ اس کے ساتھ ہی وزیر اعلیٰ جام میر غلام قادر خان کو اور ان کی کابینہ کو بھی مبارکباد دیتا ہوں۔ انھوں نے اپنے اپنے شعبوں میں اچھے منصوبے تجویز کئے

جناب والا! بجٹ صرف آمدن و خرچ کا نام ہی نہیں۔ بلکہ یہ حکومت کے رویہ اور سوچ و بچار کی دستاویز ہے جو بتاتی ہے کہ عوام کی تکالیف کو رفع کرنے کے لئے کیا کیا اقدامات کئے جاتے ہیں۔ ون یونٹ کو ٹوٹے ہوئے سولہ برس ہوئے ہیں۔ غالباً بلوچستان کا پہلا بجٹ ایک کروڑ روپے کا تھا۔ لیکن ہماری منتخب حکومت نے جو بجٹ پیش کیا۔ وہ چھ ارب چودہ کروڑ روپے کا ریکارڈ بجٹ ہے (تالیاں)

جناب والا! اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حکومت نے نئے وسائل پیدا کئے ہیں۔ اور کامیابی حاصل کی ہے۔ بلوچستان کو ہر دور میں نظر انداز کیا گیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہمارا صوبہ ہر لحاظ سے ملک کے باقی صوبوں سے پسماندہ ہے۔ تعلیم کے میدان میں دیکھئے۔ شہری اور

دیہی علاقوں میں کام کرنے والے اساتذہ کرام کے مابین جو تاثرات پائے جاتے ہیں، انہیں ختم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اس کے لئے بھی وزیر اعلیٰ صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ کیونکہ اس میں انہوں نے اہم کردار ادا کیا ہے۔

جناب اسپیکر! سال ۱۹۸۵ - ۸۶ میں تعلیم کے محکمہ کے لئے کچھ رقم رکھی گئی تھی۔ تاکہ اسکولوں کے لئے ضروری سامان مہیا کیا جائے۔ جون ۱۹۸۶ء ختم ہونے کو ہے لیکن ابھی تک تعلیمی اداروں کو فرنیچر مہیا نہیں کیا گیا۔ میں امید کرتا ہوں کہ وزیر تعلیم خاص طور پر اس طرف توجہ دیں گی۔

جناب والا! ٹیچرز فاؤنڈیشن کے بارے میں عرض کرتے ہوئے کہنا چاہتا ہوں۔ کہ بلوچستان اس ضمن میں سب صوبوں سے آگے بڑھ گیا ہے۔ ٹیچرز فاؤنڈیشن یہاں قائم کیا گیا ہے۔ حکومت نے مالی امداد دینے کا وعدہ کیا ہے۔ میری حکومت سے گزارش ہے کہ اس کی مالی امداد دگنی کر دے۔ تاکہ یہ فاؤنڈیشن جلد از جلد کامیاب ہو سکے۔ اس ضمن میں وزیر تعلیم بھی مبارکباد کی مستحق ہیں۔

جناب اسپیکر! صحت کے بارے میں کہوں گا کہ کسی زمانے میں ہمارے بلوچستان کے لوگوں کی صحت قابل رشک ہوا کرتی تھی۔ دیگر علاقوں کے لوگ نمونہ کے طور پر یہاں کے رہنے والوں کی اچھی صحت کا تذکرہ کیا کرتے تھے لیکن آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہاں شرح اموات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ لہٰذا میری تجویز ہے کہ اس طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے اور اس شعبہ کی نگرانی کی جائے تاکہ کنٹرول ہو سکے

جناب اسپیکر! موجودہ بجٹ اس لحاظ سے بھی قابل تعریف ہے۔ کہ اس میں ہزاروں بیروزگاروں کے لئے روزگار کے مواقع فراہم کئے گئے ہیں۔ اپنی تقریر کے آخر میں ایک مرتبہ پھر ایک بڑا اور فلاحی بجٹ پیش کرنے پر آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ شکریہ

مسٹر عصمت اللہ خان موسیٰ خیل:- بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب والا! میں سب سے پہلے جناب وزیر اعلیٰ صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

کہ انھوں نے بجٹ میں لورالائی ڈویژن کو شامل کیا۔ میں اپنی طرف سے اور لورالائی کے عوام کی طرف سے جناب وزیراعلیٰ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور اس احساسات کے ساتھ درخواست کرتا ہوں۔ ہمارے ان احساسات کو جناب وزیراعظم کو پہنچا دیں (تالیاں)

جناب والا بجٹ کا اہم پہلو یہ ہے کہ ممبران اسمبلی نے پچھلے سال بجٹ اجلاس میں سفارشات دی تھیں۔ وہ سب کی سب اس میں شامل ہیں۔ ایسا شاذونادر ہی ہوتا ہے کہ تمام سفارشات پر عملدرآمد ہو جائے، لہٰذا میں اس کے لئے وزیر خزانہ اور قائد ایوان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ جناب والا اہم بجٹ کی جتنی تعریف کریں کم ہے۔ ان احساسات کے ساتھ میں اپنے علاقہ کی چند تجاویز ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ ان کو بجٹ میں شامل کیا جائے گا۔

جناب اسپیکر! لورالائی موسیٰ خیل روڈ پختہ کیا جائے۔ یہ تقریباً نوے میل لمبا روڈ ہے راستے میں دو ندیاں بھی آتی ہیں۔ اس سے لوگوں کو بہت تکلیف ہے میری گذارش ہے کہ ان پر پل تعمیر کیا جائے۔ جناب والا! میں عرض کروں گا کہ موسیٰ خیل میں کالج بنایا جائے اور فی الحال کالج سکول کی عمارت میں کھولا جائے تاکہ عوام کا احساس محرومی ختم ہو جائے اس کے ساتھ موسیٰ خیل میں لڑکیوں کا ہائی اسکول اور دکی میں لڑکیوں کا مڈل اسکول قائم کیا جائے۔ تونسہ روڈ بنایا جائے اور اس سلسلہ میں حکومت پنجاب سے رجوع کیا جائے

جناب والا! لورالائی میں ٹی وی بوسٹر لگایا جائے اور جہاز کی فیڈر سروس کوئٹہ، لورالائی کے ملتان شروع کی جائے۔ لورالائی شہر کی سڑکوں کی بہتری کیلئے خصوصی گرانٹ جو کہ تیس لاکھ روپے ہو دیئے جائیں۔ لورالائی شہر کے لئے بائی پاس بنایا جائے۔ چونکہ لورالائی میں مکانوں کی قلت ہے اس کے لئے میونسپل کمیٹی کو گرانٹ دی جائے تاکہ شہر کے ساتھ ایک ٹاؤن بنایا جا سکے۔

جناب والا لورالائی میں سرکاری زمینیں کافی ہیں۔ اسے زراعت کے فروغ کے لئے لوگوں میں تقسیم کی جائیں۔ جس سے نہ صرف زراعت کے شعبہ میں بلکہ غریب لوگوں کو کافی فائدہ ہوگا لورالائی ڈیرہ غازی خان روڈ میختر کے لئے نہایت خراب ہے اس سڑک کی مرمت کے لئے

خصوصی فنڈز مہیا کئے جائیں۔ تاکہ عوام کی یہ تکلیف دور ہو جائے۔ جناب والا! میری وزیر اعلیٰ سے درخواست ہے کہ لورالائی اور موسیٰ خیل کے عوام کو بلڈوزروں کی بہت ضرورت ہے اس سال اگر کچھ بلڈوزر لورالائی شفٹ کئے جائیں اور کچھ گھنٹے بھی رکھے جائیں تاکہ وہاں کے لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

جناب اسپیکر! یہ پہلی بار ہے کہ بلوچستان کے عوامی نمائندوں کو کرپشن کمیٹی میں شامل کیا گیا ہے۔ ہماری تجویز ہے کہ انہیں اختیارات بھی دیئے جائیں۔ ابھی تک جو تجربہ ہوا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اختیارات کے بغیر کوئی خاطر خواہ نتائج نہیں نکلیں گے۔

جناب والا! پراجیکٹ ایریا کے چیئرمین ڈپٹی کمشنر صاحبان ہیں۔ میری تجویز ہے کہ اس ایریا کے چیئرمین علاقے کے ایم پی اے صاحبان ہوں۔ میری وزیر اعلیٰ سے درخواست ہے کہ وہ اس سلسلہ میں فوری احکامات جاری کریں۔

آخر میں ایک بار پھر میں وزیر خزانہ اور وزیر اعلیٰ صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور اس مقدس ایوان میں پاکستان کی ترقی و خوشحالی کیلئے دعا کرتا ہوں والسلام (تالیاں)

ڈپٹی اسپیکر:- ہمارے اس اجلاس کے آخری مقرر یعقوب خان ناصر ہیں۔

سردار محمد یعقوب خان ناصر
وزیر آبپاشی و برقیات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب اسپیکر آغا عبدالظاہر صاحب، قائد ایوان جناب میر غلام قادر خان وزیر خزانہ جناب میر ہمایوں خان مری صوبائی وزراء اور معزز اراکین اسمبلی السلام علیکم! ایک وزیر کیلئے یہ بڑا مشکل کام ہوتا ہے کہ وہ اپنی حکومت کے بنائے ہوئے بجٹ پر اظہار خیال کرے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ بات خود ستائش کے زمرے میں آتی ہے لیکن ۸۷-۱۹۸۶ء کا بجٹ جو اس وقت ایوان میں پیش کیا گیا ہے اس پر اس لحاظ سے بھی اظہار خیال کرنا مشکل ہے کہ اس میں

دور دور تک کوئی کمی نظر نہیں آئی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اگر اس بجٹ کی تفصیلات کو دیکھا جائے۔ تو یہ معزز ایوان اور اس کے اراکین اس پر اظہار خیال کرتے ہوئے حیران ہو جائیں گے کہ کہاں سے اس کی تعریف شروع کی جائے اس کے کس کس پہلو کو سراہا جائے اس بجٹ کے بنانے والوں کی کس کس بات پر تعریف کی جائے۔ مختصراً میں اس رائے کا اظہار کروں گا۔ کہ یہ بجٹ ناقابل یقین حد تک اچھا اور متوازن اور عملاً ترقیاتی ہے اور ایک ایسا بجٹ ہے کہ اس کے اثرات اہل بلوچستان کبھی فراموش نہیں کر سکیں گے (تالیاں) اور اس سے جو خوشگوار انقلاب برپا ہوگا اسے ہمیشہ ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ میرے خیال میں ایک سیاسی حکومت کے لئے بجٹ بنانا ایک مشکل کام ہوتا ہے۔ وہ اس لئے کہ یہ عوام کی منتخب حکومت ہوتی ہے۔ اور عوام کو ان سے کافی توقعات ہوتی ہیں اور ان ہی توقعات پر پورا اترنا ایک نازک کام ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ بجٹ بناتے وقت تمام علاقوں کی ضروریات کا احاطہ کرنا پڑتا ہے۔ اس کے ساتھ ہر شعبۂ زندگی کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ اگر اس بجٹ کا مشاہدہ کیا جائے تو جناب اسپیکر! صوبہ بلوچستان کے کم وسائل کو اس میں اس طرح استعمال میں لایا گیا ہے کہ داد دینے کو جی چاہتا ہے۔ ہمیں بجٹ میں کوئی پہلو تشنہ نظر نہیں آتا۔ اس میں تعلیم سے لے کر خصوصی ترقیاتی منصوبوں تک تجاویز کو انتہائی متوازن رکھا گیا ہے لہٰذا میں اتنا شاندار بجٹ بنانے پر وزیر اعلیٰ صاحب اور وزیر خزانہ کو ایک بار پھر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر! اگر آپ اس بجٹ کی تفصیل میں جائیں اور اس کا مطالعہ کریں تو میرے خیال میں اس ایوان میں کوئی ایسا رکن نہیں ہوگا جو میری اس بات سے متفق نہ ہو کہ یہ اس حکومت کا ایک تاریخی کارنامہ ہے۔ انھوں نے لیویز ملازمین کو مستقل کر دیا ہے۔ (تالیاں) اور اس طرح اکتالیس ہزار غیر مستقل ملازمین کو مستقل ذریعہ معاش مہیا کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کارنامہ کو بلوچستان میں تاریخی، سماجی اور اقتصادی لحاظ سے ایک سنگ میل کی حیثیت حاصل رہے گی۔ کیونکہ اکتالیس ہزار خاندانوں کا مقصد چار لاکھ افراد کا جو کہ اس صوبہ بلوچستان کی آبادی کا تقریباً دس فیصد ہوتا ہے اتنی بڑی تعداد کو مطمئن کرنا اور خوشحالی کی نعمت سے نوازنا

کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ لیکن اس حکومت نے یہ کارنامہ سرانجام دیا جو سارے بلوچستان کے سامنے ہے انھوں نے ایک ناممکن کام کو ممکن بنایا اس کے ساتھ ہی یہ بھی کہوں گا۔ کہ صوبہ بلوچستان ابھی تک جتنے بھی بجٹ بنے ان میں کسی بھی حکومت نے ایک سال کے دوران اتنی آسامیاں پیدا نہیں کیں۔ انشاءاللہ ۱۹۹۰ء تک جب موجودہ حکومت کی مدت پوری ہوگی۔ تو یہ صوبہ بلوچستان واحد صوبہ ہوگا جس میں بیروزگاری کی شرح سب سے کم ہوگی اس طرح بیروزگاری کے خاتمہ کے اقدام کے ساتھ ساتھ ترقیاتی حکمت عملی بھی اس طرح تیار کی گئی ہے۔ کہ تعلیم صحت اور آبنوشی اور مواصلات کو ترجیحات کی بنیاد پر رکھا گیا ہے۔ یہ وہ بنیادی ستون ہیں۔ جن پر کسی بھی پسماندہ علاقے کی ترقی کا دارومدار ہوتا ہے۔ یہ بات قابل تعریف ہے کہ تعلیم کو یہاں پہلی ترجیح دی گئی ہے تعلیم کے بغیر نہ تو روشنی ممکن ہے اور نہ ترقی ممکن ہے۔ اس لئے تعلیم کی اہمیت اس سے دوچند ہو جاتی ہے۔ حکومت کو عام تعلیم کے ساتھ ساتھ آئندہ فنی تعلیم کی بھی اس صوبے میں ضرورت پڑے گی۔ اس لئے حکومت نے خضدار میں انجینئرنگ کالج کا کام تیز کر دیا ہے۔ اور مستونگ میں کیڈٹ کالج مکمل کرنے پر زور دیا ہے اس طرح صوبے میں زرعی کالج بنانے کا فیصلہ کیا ہے کیونکہ بلوچستان زرعی ترقی کی راہ پر گامزن ہے اور اس ترقی کو سائنسی بنیادوں پر ڈالنے کے لیئے زرعی ماہرین کی ضرورت ہوتی ہے اور زرعی ماہرین زرعی کالج ہی مہیا کر سکتا ہے۔ میری اس ایوان میں تجویز ہے کہ آئندہ پانچ سال کے دوران اس زرعی کالج کو زرعی یونیورسٹی بھی بنایا جائے اور اسے منصوبے میں شامل کیا جائے (تالیاں) موجودہ حکومت جہاں تعلیم عام کرنے طلباء کو اسکول سے کالج تک اور کالج سے یونیورسٹی تک سہولتیں فراہم کرنے پر توجہ دے رہی ہے وہاں اس بات پر بھی توجہ دے رہی ہے کہ طلباء کا معیار تعلیم بھی بلند ہو۔ کیونکہ جب تک معیار تعلیم بہتر نہ ہوگا اس وقت تک یہ ملک ترقی نہیں کر سکتا ہے اس بات سے آپ ہمارے ساتھ متفق ہوں گے۔ کہ آج کا ایک نااہل طالب علم کل کا کامیاب اور اچھا شہری نہیں ہو سکتا ہے

لہٰذا میری طالب علم برادری سے یہ اپیل ہے کہ وہ سیاسی بازی گری سے باز آجائیں اور اپنی تعلیم کی طرف توجہ دیں ان کے لئے سیاست کے لئے کافی مدت پڑی ہوئی ہے وہ

اس وقت صرف اور صرف تعلیم پر توجہ دیں۔

جناب والا! اس وقت بجٹ کی جو اہم بات ہے اس کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ وہ چھ ارب چودہ کروڑ روپے کا عظیم بجٹ ہے اور اتنا بڑا بجٹ بلوچستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ پیش کیا گیا ہے اس پسماندہ صوبے کے لئے وسائل اکٹھا کرنے میں جتنا جام صاحب کا ہاتھ ہے اس کا سب کو علم ہے۔ اس کے لئے میں جناب وزیر اعلیٰ جام میر غلام قادر خان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ کیونکہ وہ اس مبارکباد کے مستحق بھی ہیں اتنے وسائل جس محنت سے اور جس کوشش سے وہ اکٹھے کرتے ہیں دوسرے لوگوں کو اس کا علم نہیں ہے لیکن ان کے اپنے ساتھی اس سے پوری طرح باخبر ہیں۔ (تالیاں)

جناب اسپیکر! اس نئے بجٹ میں ترقیاتی کاموں کے لئے ایک خطیر رقم رکھی گئی ہے۔ انشاءاللہ اس کے خرچ ہونے کے بعد یعنی اگلے سال بلوچستان آج سے مختلف نظر آئے گا۔ ہم وفاقی حکومت کے بھی مشکور ہیں جنہوں نے اپنے زیر انتظام چلنے والے محکموں کے لئے خطیر رقومات مختص کی ہیں اور انشاءاللہ مستقبل قریب میں یہ منصوبے مکمل ہو جائیں گے

آئندہ سال سے ترقیاتی منصوبوں میں بجلی کی ترسیل ایک خصوصی اہمیت رکھتی ہے۔ اس سال انشاءاللہ ۲۵ مزید دیہات کو بجلی فراہم کی جائے گی۔ بجلی کے بڑھانے سے ترقی کی راہیں کھلتی ہیں اس لئے میں نے پچھلے سال کے بجٹ کے موقع پر جو تجویز پیش کی تھی۔ اس کو دوبارہ دہراتا ہوں۔ جب تک بلوچستان میں مقامی طور پر بجلی پیدا نہیں کی جائے گی۔ بجلی کی ضروریات پوری نہیں ہو سکیں گی۔ ان ذرائع سے بجلی پیدا کی جائے یہاں کوئلے کے ذخائر موجود ہیں ان سے بجلی پیدا کی جائے۔

موجودہ بجٹ کی ایک اور اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ اسے جناب وزیر اعظم محمد خان جونیجو کے پانچ نکاتی پروگرام کی روشنی میں مرتب کیا گیا ہے یہ پروگرام عوام کی فلاح و بہبود اور خوشحالی پر مشتمل ہے اور پروگرام کا مقصد ناخواندگی اور غربت کو مٹانا ہے اور بیماری کا خاتمہ کرنا ہے۔ شہروں میں کچی آبادیوں کو مالکانہ حقوق دینے ہیں اور دیہاتوں میں سبز

انقلاب برپا کرتا ہے۔ یہاں پر میں جنرل محمد ضیاء الحق صاحب کا بھی شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ انہوں نے کمال مہربانی سے ہمیشہ بلوچستان پر خصوصی توجہ دی ہے اور ہمیں امید ہے کہ آئندہ بھی اپنی خصوصی توجہ سے نوازیں گے۔ اور میں اس ایوان کے توسط سے یہ بات ان تک پہنچانا چاہتا ہوں۔ میں یہ بات بھی کرنا انتہائی ضروری سمجھتا ہوں کہ جو بھی ترقیاتی کام ہیں وہ عوام کے تعاون کے بغیر ناممکن ہیں۔ یہ جو ترقی ہوئی ہے عوام نے ہماری موجودہ حکومت کے ساتھ بھرپور تعاون کیا ہے۔ ہمارے ترقیاتی منصوبوں میں ہمارا ہاتھ بٹایا ہے اور اس میں عوام کا فائدہ بھی مضمر ہے۔ ہمیں امید ہے کہ عوام ہمیشہ کی طرح ہمارے ساتھ تعاون کرتے رہیں گے

جناب والا! موجودہ حکومت نے جو ملک میں جمہوریت کا پودا لگایا ہے عوام اس کی آبیاری کرتے رہیں گے اس کی پشت پناہی کرنا عوام کا فرض ہے تاکہ اس کی آبیاری ہو، اور یہ ایک تن آور درخت بن سکے۔ خدا کے فضل و کرم سے ہمارے عوام باشعور ہیں اور یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں کہ اگر یہاں پر کوئی غلط قدم اٹھایا گیا تو اس کا منفی نتیجہ برآمد ہوگا۔ نہ صرف یہ کہ ہم ترقی کی دوڑ میں پیچھے رہ جائیں گے بلکہ اس ملک میں جو بڑی محنت سے جمہوری نظام قائم کیا گیا ہے اسے ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا۔

جناب والا! میں آخر میں ایک دفعہ جام میر غلام قادر خان وزیراعلیٰ اور وزیر خزانہ میر ہمایوں مری کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں مجھے اور میرے ساتھیوں کو یقین ہے کہ جام صاحب کی قیادت میں بلوچستان تیز رفتار ترقی کرے گا، اور جس تیز رفتار ترقی کی بنیاد رکھی گئی ہے اور یہ انشاء اللہ اس پسماندہ صوبے کو آگے لانے میں معاون اور مددگار ثابت ہوگی۔ ہماری حکومت کی یہ کوشش ہوگی کہ ہمارے دامن پر پسماندگی کا جو داغ لگا ہوا ہے اسے ہم ہمیشہ کے لئے ختم کر دیں تاکہ یہ داغ دھل جائے اور یہ صرف باہمی کوشش سے ہوگا۔ شکریہ۔ (پاکستان پائندہ باد)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ اجلاس کل صبح دس بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(گیارہ بجے قبل دوپہر اسمبلی کا اجلاس مورخہ ۱۹ جون ۸۶ء صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)